اَللّٰہُ
اَلَّا اللّٰہ
اَللّٰہ
ھُوَ اللّٰہُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
نفیر غیب
خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ مجاز بیعت
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ
سلسلہ نشرواشاعت نمبر 303
زیر سرپرستی: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہ قائد اعظم ○ لاہور۔ 54000
پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون: 042-6373310
E-mail: khanqahlhr@hotmail.com
ناشر: انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)
نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 042-6861584 - 6551774

مجھ کو سراپا ذکر بنا دے ذکر ترا اے میرے خدا
نکلے میرے ہر بن مو سے ذکر تیرا اے میرے خدا

اب تو کبھی چھوڑے بھی نہ چھوٹے ذکر تیرا اے میرے خدا
حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

نقل قدیم اصل ٹائیٹل

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وجلّ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

بفحوائے آیت بالا

چہل بند اذکار چشتیاں ملقب بہ تفریح بہشتیاں[1]

یعنی

تضمین دوازدہ تسبیح مسمی بہ اسم تاریخی

نفیرِ غیب ۱۳۵۲ھ

مع

حقیقتِ نفس[2]

مُصنّفہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوبؒ

رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

قدس سرہ

براۓ تنشیط طبع ذاکرین و تجدید اشتیاق طالبین[3]

بماہ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

---

[1] آیت بالا کی روشنی میں سلسلہ چشتیہ میں جن اذکار کی تعلیم دی جاتی ہے ان پر مشتمل چالیس بند اشعار کی شکل میں مرتب کئے گئے ہیں اس کا نام "تفریح بہشتیاں" یعنی جنتیوں کے لئے تفریح کا سامان رکھ دیا۔

[2] دوازدہ تسبیح جو اصل میں تیرہ تسبیحات ہیں ان کو اشعار میں لکھ دیا ہے اور اس کتاب کا تاریخی نام "نفیرِ غیب" ہے جس کے عدد ابجد کے اعتبار سے ۱۳۵۲ھ ہیں جو اس کتاب کا سنِ تالیف ہے۔ اس کے ساتھ خواجہ صاحب کے کچھ اشعار بھی ہیں جن میں نفس کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ ۱۲خ

[3] ذکر کرنے والوں کی دلجوئی اور طالبین کے شوق کو بڑھانے کے لئے جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ میں پہلی مرتبہ طبع کی گئی۔

عنوان کتاب ——————— نفیرِ غیب

کلام ——————— حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

جدید حواشی ——— شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی دامت برکاتہم
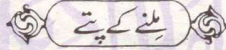
لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر۔ شاہراہ قائد اعظم۔ لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر :54000

پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون :042-6373310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد۔ باغبانپورہ۔ لاہور پوسٹ کوڈ : 54920

فون :6551774

خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

رہائش: 32 راجپوت بلاک نفیر آباد باغبانپورہ۔ لاہور فون :042-6551774

Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

فہرست

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عرصہ دراز سے احقر کی یہ خواہش تھی کہ خواجہ عزیز الحسن مجذوب غوری خلیفہ اجل حکیمُ الامّت مولانا مُحمّد اشرف علی تھانوی رحمۃُ اللہ علیہ کی نفیر غیب کو عمدہ کتابت اور بہترین کاغذ پر طبع کروں۔ اِس بات کا تذکرہ جب حضرت مولانا مُشرف علی صاحب تھانوی سے ہوا تو آپ نے نہ صرف اس تجویز کو پسند کیا بلکہ فرمایا اس کی اشد ضرورت ہے بلکہ اگر کہیں کہیں زبر زیر کو ظاہر کر کے لکھ بھی دیا جائے تو پڑھنے والے جو اس کے پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں اس سے بھی محفوظ رہیں گے۔

مَیں نے حضرت سے درخواست کی کہ پھر آپ ہی ہماری اس مُشکل کو آسان فرما دیجئے۔ حضرت نے نہایت شفقت فرماتے ہُوئے میری اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا۔ حضرت کا مُعاملہ احقر کے ساتھ انتہائی مشفقانہ ہے۔ گذشتہ بیس سال سے حضرت انجمن احیاء السنّہ میں آکر درس اصلاح و تربیت دیتے رہے ہیں اور قدم قدم پر ہماری راہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالٰے نے ہمیں حضرت مولانا جیسا جامع الصفات مربّی عطا فرمایا۔ حضرت مولانا میں بہت سی نسبتیں جمع ہیں۔ آپ حکیمُ الامّت مجدّد الملّت مولانا محمّد اشرف علی تھانوی قدس سرّہٗ کے نواسے مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃُ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی کے بھائی کی اولاد میں سے ہونے کے ساتھ سلسلہ امدادیہ اشرفیہ میں عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمّد عبد الحی عارفی کے خلیفہ اجل ہیں درس و تدریس

میں بھی اللہ پاک نے آپ کو بڑے مرتبہ پر فائز کیا ہے۔ اس وقت آپ جامعہ
دار العلوم الاسلامیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں۔ نقل حدیث میں بھی آپ کو
بڑے بڑے اکابرین سے اجازتِ حدیث حاصل ہے جن میں سے چند کے اسمائے گرامی
یہ ہیں، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث
حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ
ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اللہ تعالیٰ
نے ان تمام اکابرین کے فیوض کو آپ میں جمع فرمایا ہے اور آپ سے یہ فیض جاری ہے
آپ انتہائی شفقت فرماتے ہوئے ہفتہ میں ایک روز خانقاہ امدادیہ اشرفیہ چڑیا گھر میں بھی
درسِ اصلاح و تربیت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ جمعہ کو بعد نمازِ عصر آپ کی مجلس
دار العلوم الاسلامیہ میں ہوتی ہے۔ میں آپ کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ باوجود انتہائی مصروفیت
کے آپنے نفیرِ غیب اور مراقبہ موت کو بالاستیعاب ملاحظہ فرمایا اور اس میں ہماری
رہنمائی فرمائی۔ آپ کی توجہ سے اب یہ کتاب بحمد اللہ بہت مفید ہو گئی ہے۔ آپنے ضرورت
کے موقع پر نہ صرف یہ کہ زبر زیر کو اشعار میں ظاہر کر دیا بلکہ جہاں معنی میں کچھ ابہام تھا
اس پر مفید حواشی بھی لکھ دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم
رکھے اور ہمیں آپ سے خوب خوب استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں کی گئی تمام کوششوں کو شرفِ قبولیت
عطا فرمائے اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

فقط، ڈاکٹر عبدالمقیم عفی عنہ
خادم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

کلماتِ بابرکات

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔

"نفیرِ غیب" خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ رحمۃُ اللہ علیہ کا وہ عجیب کلام ہے جس میں اشعار کے لباس میں مختلف اذکار آراستہ کرکے پیش کئے گئے ہیں۔

درحقیقت یہ خواجہ صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کا بہت بڑا کمال ہے کہ اُنھوں نے تسبیحات کو ایک وزن کے اندر ایسے اَنداز سے موزوں کیا کہ پڑھنے والے کیلئے لذیذ بھی ہو جائے اور آسان بھی۔ شاعری کی بحروں اور اوزان سے جو لوگ واقِف ہیں وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان اذکار و تسبیحات کو بحروں کے محدود اور تنگ دامن میں سمو دینا آسان نہیں ہے۔

اِسی لئے جو لوگ اوزان اور بحور سے واقِف نہیں ہیں وہ اس مجموعۂ منظوم کو آسانی سے پڑھ بھی نہیں سکتے۔ صاحبِ ذوق احباب سے میری گذارش یہ ہے کہ کِسی ایسے صاحبِ دِل اور صاحبِ درد سے جو شعر و شاعری کے اوزان اور بحور سے بھی واقِف ہو ایک مرتبہ ان کے پڑھنے کا اَنداز سیکھ لیا جائے تاکہ اِس کاوش سے صحیح فائدہ اُٹھایا جاسکے۔ مجھے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ میرے عزیز مکرّم ڈاکٹر عبدُالمقیم صاحب اس کی اشاعت کا اِرادہ کر رہے ہیں۔ مَیں نے اس کی کتابت کو حرفاً حرفاً بڑے غور سے پڑھا۔ ضروری الفاظ کی تشریح اور ترجمہ حاشیہ میں کیا۔ اشعار کے زبر، زیر اور اضافتوں کا خاص خیال کرتے

ہوئے جس سے اس کا وزن بگڑنے سے محفوظ رہے، اپنی بساط اور کاوش کے مطابق حتی المقدور تصحیح کا اہتمام کیا۔ تاہم اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَان ۔ اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو قارئین سے التماس ہے کہ مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کرادی جائے۔ مَیں صمیم قلب سے ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب کے لئے دُعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے۔ اور خواجہ صاحب کے اس فیض سے سلسلۂ اشرفیہ کے پروانوں کو حظِ وافر عطاء فرمائے۔

والسّلام

(حضرت مولانا) مُشرف علی تھانوی (صاحب دامت برکاتہم)

(شیخ الحدیث و مہتمم) ـ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

کامران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن ـ لاہور

۲۴ - جمادی الاخری ۱۴۲۴ھ

۲۳ ، اگست ۲۰۰۳ء

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور　　جیسی کرنی، ویسی بھرنی ہے ضرور

عمر یہ اِک دن گذرنی ہے ضرور　　قبر میں میت اترنی ہے ضرور

ایک دِن مرنا ہے، آخر موت ہے

کرلے، جو کرنا ہے، آخر موت ہے

(مجذوبؔ رحمۃ اللہ علیہ)

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡمُصۡطَفٰی

اَمَّا بَعۡدُ ناکارہ و آوارہ احقر زمن[1] ظہور الحسن عرض گذار ہے کہ میں نے بعض پُرانے بزرگوں کو ذکر کے دوران میں ہندی دوہے[2] جو کلمات ذکر پر مشتمل ہوتے تھے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتے سُنا تھا اور باوجودیکہ ٹھیٹ[3] ہندی ہونے کی وجہ سے اُن دوہوں کا مطلب پوری طرح سمجھ میں نہ آتا تھا پھر بھی اُن کو سُن کر ایک خاص کیفیت ذوق و شوق کی قلب میں پیدا ہو جاتی تھی اور بے اختیار ذکر کی جانب کشش ہوتی تھی۔ لہٰذا مدت سے جی چاہتا تھا کہ کاش اُردو زبان میں بھی ایسے ہی اشعار ہو جاتے۔ حُسن اتفاق سے مخدومی محترمی جناب خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب دامت برکاتہم سے خانقاہِ امدادیہ میں مُلاقات ہوئی تو مَیں نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اپنے اس دیرینہ اشتیاق[4] کو ظاہر کیا اور اس قسم کے اشعار تصنیف کرنے کی درخواست کی۔ گو خواجہ صاحب موصوف نے اس وقت اس بنا پر کہ آپ نے شغل شاعری کو ترک کر دیا ہے، عذر فرما دیا لیکن احقر کے اور دیگر احباب کے بار بار بمنت[5] عرض کرنے پر بالآخر کچھ سرسری توجہ فرما کر چند بند تصنیف کیے[6] جن کو سُن کر ذاکرین بیحد محظوظ[7] ہوئے اور طبع کرا دینے پر اصرار کیا۔ اس اشتیاق کو دیکھ کر خواجہ صاحب موصوف نے دوازدہ

---

[1] زمانہ میں سب سے زیادہ حقیر [2] دو مصرعوں کا شعر [3] خالص روزمرّہ کی زبان
[4] پرانے شوق [5] عاجزانہ طریقہ سے عرض کرنے پر [6] چند اشعار تحریر فرماتے۔
[7] بہت زیادہ خوش ہوئے۔

تسبیح[1] کے ہر چہار اذکار[2] کے متعلق دس دس بند تصنیف فرما دیئے۔ اِن اشعار میں ہر ذکر کے متعلق حتی الامکان وہ بحر[3] اختیار کی گئی ہے جو اس ذکر کے کلمات کے قریب قریب ہموزن ہے تا کہ اختلاف بحر سے ذکر میں بے لُطفی نہ پیدا ہو۔ اگرچہ احقر نے ان اشعار کو محض اپنے ہی لُطف کے لئے تصنیف کرایا تھا۔ لیکن جب عام اشتیاق دیکھا اور کثرت سے نقلیں کرائی گئیں تو طبع کی ضرورت محسوس ہُوئی۔ چنانچہ یہ چالیس بند کا مجمُوعہ بعنوان چہل بند اذکار چشتیاں[4] ملقب بہ تفریح بہشتیاں[5] مصداق شعر ؎

یہ کیسے مزے کا چہل بند ہے — کہ ہر بند اک کوزۂ قند[6] ہے

ہدیہ ذاکرین و طالبین کرتا ہوں اور دُعائے توفیق ذکر و طاعت و حُسن خاتمہ کا اپنے لیئے اور خواجہ صَاحب کے لئے خواستگار ہوں۔ اس تضمین دوازدہ تسبیح کا تاریخی[7] نام[8] نفیر غیب[9] ۱۳۵۲ھ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول و نافع فرمائے اور مصنف و احقر کے لیئے ذخیرۂ آخرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

ضروری اِطلاع ممکن ہے کہ بعض ذاکرین غلط فہمی سے ان اشعار ہی کو اصل قرار دے کر ذکر کو ان کا تابع بنالیں۔

---

[1] وہ بارہ تسبیحات جن کے وِرد کی مشائخ کرام تلقین فرماتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ دو سو مرتبہ الا اللہ چار سو مرتبہ اللہُ اللہ چھ سو مرتبہ اور اللہ اللہ ایک سو مرتبہ۔ اگرچہ یہ تیرہ تسبیحات بنتی ہیں لیکن انہیں دوازدہ تسبیح کہا جاتا ہے۔ [2] تمام چاروں ذکر [3] شعری وزن [4] سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہونے والوں کے لئے جو ذکر تجویز کیا جاتا ہے اس کے چالیس بند [5] اس کا نام "جنتیوں کی تفریح کا سامان" رکھا ہے [6] شکر کا پیالہ [7] ان بارہ تسبیحات کو جو شعروں میں پرو دیا گیا ہے اس کا تاریخی نام [8] اگر اس نام کے حروف کے اعداد باعتبار ابجد جمع کرنے سے ان کے مجموعہ کے اعداد اس سال پر دلالت کریں جس سال وہ کام ہوا ہے اسے تاریخی نام کہتے ہیں۔ چنانچہ نفیر غیب کے عدد ۱۳۵۲ ہیں جو سنہ ہے اس کے لکھنے کا۔ [9] غیبی آواز

حالانکہ معاملہ برعکس[1] ہے۔ لہٰذا یہ اطلاع ضروری ہے کہ اصل منشاء[2] ان اشعار کی تصنیف کا یہ ہے کہ اگر دوران ذکر میں کبھی کوئی شعر بغرض تجدید نشاط[3] پڑھنے کو جی چاہے جیسا کہ بعض ذاکرین کا معمول ہے تو ان کو ایسے اشعار جو دوازدہ تسبیح کے ہر جزو ذکر کے وزن اور مضمون کے مناسب ہوں بسہولت ایک جگہ جمع مِل جائیں اور چونکہ یہ اشعار ذکر کے وزن پر بھی ہیں نیز ذِکر پر مشتمل بھی اور ذکر کے مضمون کے مناسب بھی ہیں لہٰذا اِن کا دوران ذِکر میں پڑھنا بوجہ ذکر سے تقارب و تناسب[4] باقی رہنے کے انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح موجب نشاط[5] ہی ہو گا۔ بلکہ عجب نہیں کہ مختلف البحر[6] اشعار پڑھنے کی نسبت (جیسا کہ معمول ہے) ان اشعار کا پڑھنا زیادہ مؤثر ہو۔ لیکن کوئی قید یا التزام اپنے اوپر ہرگز عائد نہ کریں[7] نہ اپنے طرزِ ذکر کو چھوڑ کر کسی خاص نئے طرز کو[8] اختیار کریں، کیونکہ یہ سب التزامات و قیود اشتغال بغیر المقصود[9] ہونے کے سبب مخل مقصود ہو جائیں گے۔ جو بند یا جو شعر بے تکلف یاد آجائے اس کو ایک دو بار پڑھ کر پھر ذکر میں مشغول ہو جائیں اور جو ذکر اشعار کے ضمن[10] میں زبان سے نکلے اس کو مقدار معین میں محسوب[11] نہ کریں۔ اگر غیر اوقات ذکر میں کبھی کبھی ان اشعار کو بہ نیت مناجات پڑھ لیا کریں تو تکرار

---

[1] الٹ [2] اصل غرض [3] طبیعت میں خوشی پیدا کرنے کے لیے [4] ذکر کے قریب ہونے اور ذکر سے نسبت کے سبب۔ [5] فرحت کا سبب [6] مختلف بحروں والے۔ [7] ان اشعار کے پڑھنے میں نہ تو کوئی قید لگائیں اور نہ خود پر لازم سمجھیں [8] نہ اپنے ذکر کے طریقہ کو چھوڑ کر نیا طریقہ اختیار کرو۔
[9] ان میں کسی قسم کی قید یا انہیں لازم سمجھنا اصل مقصود یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر کے غیر مقصود میں مشغول کر دیگا۔
[10] اللہ تعالیٰ کا ذکر جو دوران اشعار آتا ہے [11] شامل نہ کرے

مُطالعہ[1] سے ذہن میں مستحضر[2] ہو کر دورانِ ذکر میں سہولت کے ساتھ حسبِ موقع بے تکلف یاد آسکتے ہیں۔

نوٹ: (۱) چونکہ ان اشعار کی بحریں طویل ہیں اور عام بحروں کی نسبت ذرا غیر مانوس ہیں، نیز بہ صحیح پڑھنے کے لِئے حروف واضافات کو کسی قدر گھٹانے بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا جس کو دشواری[3] محسوس ہو وہ دو ایک بار کسی صحیح خواں ماہر[4] سے مشق کر لے۔

(۲) طبع اوّل[5] کے بعد ایک روز حضرت حکیم الامۃ قدس سرہٗ نے احقر ظہور الحسن سے فرمایا کہ معلوم ہوا ہے مظفر نگر میں ایک بی بی نفیر غیب کو پڑھتے پڑھتے ہوش باختہ[6] ہو گئی۔ آئندہ طبع کرو تو لکھ دینا کہ اس کو عورتیں خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا کریں۔ رقیق القلب[7] ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ تاثر ہوتا ہے اھ۔ روایت بالمعنی کے طور پر نقل کر رہا ہوں بعینہ الفاظ محفوظ نہیں[8]۔ فقط

نہ چِت کر سکے نفس کے پہلوان کو
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے

ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی
کبھی یہ دبا لے، کبھی تُو دبا لے

---

[1] بار بار پڑھنا [2] ذہن میں جم کر، ہر وقت موجود رہ کر [3] مُشکل [4] صحیح پڑھنے والے ماہر سے [5] پہلی اشاعت کے بعد [6] ہوش وحواس کھو بیٹھی [7] نرم دِل [8] حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ لفظ بہ لفظ یاد نہیں البتہ مفہوم یہی تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

چہل[1] بند[2] اذکار چشتیاں[1]

مُلَقَّب بہ

تفریح بہشتیاں[2]

تضمین

ابیات در ذکر نفی و اثبات[3]

✿

یار رہے یا رب تو میرا اور میں تیرا یار رہوں

مُجھ کو فقط تجھ سے ہو محبّت خلق[4] سے میں بیزار رہوں (۱)

ہر دم ذکر و فکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں

ہوش رہے مجھ کو نہ کِسی کا تیرا مگر ہشیار رہوں

اَب تو رہے بس تا دمِ آخر[5] وردِ زباں اے میرے الٰہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

---

[1] سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہونے والوں کے لئے جو ذکر تجویز کیا جاتا ہے اس کے چالیس بند [2] اس کا نام جنتیوں کی تفریح کا سامان رکھا ہے۔ [3] ان اشعار میں خُدا تعالیٰ کے سوا اور معبُودوں کی نفی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خُدا ہونے کا اثبات بھی ہے [4] مخلوق [5] آخری سانس تک۔ ن جان ہوتی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

تیرے سوا معبودِ حقیقی[1] کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

(۲)

تیرے سوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے سب ہے تیرے زیرِ نگیں[2]

(۳)

جن و انس[3] و حور و ملائک[4] عرش و کرسی چرخ[5] و زمیں

کون و مکاں[6] میں لائق سجدہ تیرے سوا اے نورِ مبیں[7]

کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

سب بندے ہیں کوئی نبی ہو یا ہو ولی یا شاہنشاہ

(۴)

باغِ دو عالم بھی ہے تری قدرت کے حضور اک برگِ گاہ[8]

کیوں نہ میں قائل ہوں کہ ہزاروں تیری خدائی کے ہیں گواہ

خار و گل افلاک و کواکب کوہ و دریا مہر و ماہ[9]

---

[1] حقیقی طور سے حاضر [2] سب پر تیرا حکم چلتا ہے [3] انسان [4] فرشتے [5] آسمان
[6] ساری کائنات [7] مالکِ دین [8] دونوں جہان بھی تیری قدرت کے سامنے گھاس کے تنکے جیسی حیثیت رکھتے ہیں [9] کانٹے، پھول، آسمان، ستارے، پہاڑ، دریا، سورج اور چاند
ن جان ہوئی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

تیرا گدا[1] بن کر میں کسی کا دست نگر[2] اے شاہ نہ ہوں
بندۂ[3] مال و زر نہ بنوں میں طالب عزّ و جاہ نہ ہوں (۵)
راہ پہ تیری پڑ کے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں
چین نہ لوں میں جب تک رازِ وحدت[4] سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

یاد میں تیری سب کچھ بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانۂ دِل آباد رہے (۶)
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دلشاد[5] رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

سب سے میں ہو جاؤں مستغنی فضل ہو پیشِ نظر تیرا
اب تو رہوں میں اے میرے داتا بس اک دستِ نگر تیرا (۷)

---

[1] فقیر [2] محتاج اور حاجت مند [3] غلام [4] اللہ تعالیٰ کی توحید کا راز [5] دل خوش

ن جان ہوئی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

توڑ کے پاؤں پڑ جاؤں چھوڑوں نہ کبھی اَب دَر تیرا
عِشق سما جائے رگ رگ میں دِل میں ہو میرے گھر تیرا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(۸)

نفس و شیطاں دونوں نے مِل کر ہائے کیا ہے مجُھ کو تباہ
اے میرے مولا میری مدد کر چاہتا ہوں میں تیری پناہ

مجُھ سا خلق میں کوئی نہیں گو بدکردار[1] و نامہ سیاہ
تو بھی مگر غفار[2] ہے یارب بخش دے میرے سارے گناہ

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(۹)

مُجھ کو سراپا ذکر[3] بنا دے ذکر ترا اے میرے خُدا
نکلے میرے ہر بُنِ مو[4] سے ذکر ترا اے میرے خُدا

اب تو کبھی چھوٹے بھی نہ چھُوٹے ذکر ترا اے میرے خُدا
حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خُدا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

---

[1] بُرے کردار والا اور گناہ گار [2] بہت زیادہ بخشنے والا [3] سر سے پاؤں تک ذِکر میں چھپا دے [4] ہر ہر بال سے

ن جان ہوتی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

جب تک قلب رہے پہلو میں، جب تک تن میں جان رہے

(۱۰)

لب پر تیرا نام رہے اور دِل میں تیرا دھیان رہے

جذب میں پڑ اڑے[1] ہوش رہیں اور عقل مری حیران رہے

لیکن تجھ سے غافل ہرگز دل نہ مرا اک آن[2] رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

○

دِل مرا ہو جائے، اک میدان ہو

تُو ہی تُو ہو، تُو ہی تُو، تُو ہی تُو

غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر

تُو ہی تُو آئے نظر، دیکھوں جدھر

اور مرے تن میں بجائے آب و گِل

دردِ دل ہو، دردِ دل ہو، دردِ دل

○

---

[1] اللہ تعالیٰ کی کشش سے ہوش اُڑ جائیں [2] لمحہ

ن جان ہوئی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

ابیاتؒ در تضمین ذکر مجرّد اثباتؒ

اے مرے مولا میری نظر میں تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو
سب تو ہوں باہر دِل کے اندر تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو
(۱)

قلبِ تپاںؔ[1] میں دیدۂ ترؔ[2] میں تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو
میرے لِئے تو بحر و بر میں تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو

کچھؔ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

سُوجھے[3] مجھ کو دونوں جہاں میں تُو ہی تُو بس تُو ہی تُو
سُوجھے مجھ کو کون و مکاں میں تُو ہی تُو بس تُو ہی تُو
(۲)

سُوجھے مجھ کو قالب و جاںؔ[4] میں تُو ہی تُو بس تُو ہی تُو
سُوجھے مجھ کو سود و زیاںؔ[5] میں تُو ہی تُو بس تُو ہی تُو

کچھؔ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

جان سے بھی جو مجھ کو ہے پیارا تُو ہے تُو ہاں تُو ہے تُو
جس کے لیے سب کچھ ہے گوارا تُو ہے تُو ہاں تُو ہے تُو
(۳)

---

[1] تڑپتے ہوئے دِل [2] بھیگی آنکھوں [3] نظر آتے، خیال میں آتے [4] روح اور جسم میں
[5] نفع و نقصان
ن کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی اللہ

دونوں جہاں میں میرا سہارا تُو ہے تُو ہاں تُو ہے تُو
میری ناؤ کا کھیون ہارا[1] تُو ہے تُو ہاں تُو ہے تُو

کچھن نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

جُود[2] و کرم کی شان گدا کو کھل کر اب اے شاہ دکھا
قربِ خاص عطا فرما ایوان[3] کی اپنے راہ دکھا (۴)

جلوہ اب تو کھلے بندوں ہی بس اے میرے ماہ دکھا
پردہ اُٹھا دے نور اپنا ہر وقت دکھا ہر گاہ دکھا

کچھن نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

آئے نظر ذرّہ ذرّہ میں صاف تری قدرت مجھ کو
عالمِ کثرت بھی ہو جائے آئینہ وحدت مجھ کو (۵)

باغ جہاں میں تو محسوس اب ہو مثلِ نکہت[4] مجھ کو
مشق تصوّر اتنی بڑھے جلوت[5] بھی ہو اک خلوت[6] مجھ کو

کچھن نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

---

۱ میری کشتی پار لگانے والا ۲ سخاوت ۳ محل ۴ خوشبو ۵ جمگھٹا
۶ تنہائی ن کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی اللہ

ایسا سما جا میری نظر میں جلوہ ترا دیکھوں ہر سُو
غَیبت[1] دم بھر کو بھی نہ ہو ہر وقت رہوں میں رُو در رُو (۶)

میرے لئے بازارِ جہاں ہو سر بسر[2] اک میدان ہو
تُو ہی تُو ہو تو ہی تُو ہو تو ہی تُو ہو تُو ہی تُو!

کچھ[ن] نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیشِ نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

فضل و کرم سے اپنے عطا کر زندگیٔ جاوید[3] مجھے
نفس سے نا اُمید ہوں میں تجھ سے ہے مگر اُمید مجھے (۷)

اب تو سراپا دید بنا دے تیرا شوقِ دید مجھے
ہر شے اک آئینہ ہو ہر ذرّہ ہو اک خورشید[4] مجھے

کچھ[ن] نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیشِ نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ رطب و یابس[5] بحر و بَر
نور و نار[6] و اوج و پستی کُفر و ایماں خیر و شر (۸)

ایک زباں ہو کر یہ سب کے سب دیتے ہیں تیری خبر
تیرے آگے ہیچ[7] ہے ہر شئے تو ہی ہے سب سے برتر

---

[1] دوری، اوجھل ہونا [2] تمام کا تمام [3] ہمیشہ کی زندگی [4] سُورج
[5] خشک اور تر [6] روشنی، آگ، بلندی اور پستی [7] گھٹیا
ن۔ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی اللہ

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

میری نظر میں سب یکساں ہوں کوئی گدا ہو یا ہو شاہ
ہوں نہ ذرا مرعوب کسی سے کوئی ہو کتنا ہی ذِی[1] جاہ (۹)

رازِ وحدت سے تو کر دے دِل کو مرے یارب آگاہ
میرے لِئے ہو جائیں برابر باغ و صحرا کوہ[2] و کاہ

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

بندۂ مقبول اپنا بنا اور کر نہ کبھی مردود مجھے
بخش خدایا حُسنِ ختام و عاقبتِ[3] محمود مجھے (۱۰)

جلوہ ترا اس طور سے ہو ہر لحظہ بس اب مشہود[4] مجھے
تیرے سِوا عالم میں نظر آئے نہ کوئی موجود مجھے

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ اِلاَّ اللہ

---

[1] مرتبہ والا [2] پہاڑ اور تنکا [3] اچھا خاتمہ اور اچھا انجام [4] ہر وقت یوں نظر آئے
ن کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی الٰہ

ابیات در تضمین ذکر دو ضربی اسمِ ذات[1]

نوٹ :۔ اس ذکر کی اصل بحر یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ لیکن چونکہ یہ ذرا غیر مانوس سی بحر ہے اس لئے متعارف بحر[2] یعنی "الٰہی توبہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ" اختیار کی گئی ہے۔ ان دونوں بحروں میں بہت ہی کم فرق ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس لئے پڑھنے میں کوئی تفاوت محسوس نہ ہو گا۔ تاہم ٹیپ[3] کا بند ذکر ہی کے وزن پر رکھا گیا ہے۔ نیز چند بند پورے کے پورے اصل بحر میں بھی لکھ کر درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ اگر کسی کو اسی وزن سے دلچسپی ہو تو وہ انہیں بندوں کو بار بار پڑھ کر لطف اندوز ہو سکے اور وہ یہ ہیں :۔

میری کرے گا مقصد برآری[4] اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
بخشے گا مجھ کو پرہیز گاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ (۱)

رکھے گا مشغولِ آہ وزاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
دل کی کرے گا یہ آبیاری[5] اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

---

[1] ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام "اللہ" کو دو بار بیان فرمایا ہے [2] مشہور بحر
[3] جو شعر مکرر آرہا ہے [4] میرا مقصد پورا کرے گا [5] دِل کو سیراب کرے گا

دِل پر چلاتا ہے اُف کٹاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ
اور نفس پر پھیرتا ہے آری اللہُ اللہ اللہُ اللہ (۲)

دُو[۲] دُو لگاتا ہے ضرب کاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ
تلوار ہے اور وہ بھی دو دھاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہ اللہُ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ

کیا ذکر ہے یہ اللہ اکبر اللہُ اللہ اللہُ اللہ
دل پر چلاتا ہے تیر و خنجر اللہُ اللہ اللہُ اللہ (۳)

یہ جان سے بھی ہے مجھ کو بڑھکر اللہُ اللہ اللہُ اللہ
چھوڑوں نہ میں گو بن جائے دم پر اللہُ اللہ اللہُ اللہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہ اللہُ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ

یہ ذکر ہے یا قندِ مکرر اللہُ اللہ اللہُ اللہ
کہنے لگا میرا دل بھی سُن کر اللہُ اللہ اللہُ اللہ (۴)

یہ جانِ شیریں سے بھی ہے خوشتر اللہُ اللہ اللہُ اللہ
یہ ذکرِ حق ہے یا شیر و شکّر اللہُ اللہ اللہُ اللہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہ اللہُ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہ اللہُ اللہ

---

[۱] چھری [۲] مکرر مٹھاس

گذری گناہوں میں عمر ساری اے میرے مولا اے میرے باری
کیا حشر ہوگا دہشت ہے طاری اے میرے مولا اے میرے باری (۵)

کس کو پکارے تیرا بھکاری اے میرے مولا اے میرے باری
ہو جائے ناجی[1] مجھ سا بھی ناری[2] اے میرے مولا اے میرے باری

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
جب سانس یوں میں ہو جائے جاری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ذاکر ہے تیری مخلوق ساری اے میرے مولا اے میرے باری
آجائے اب تو میری بھی باری اے میرے مولا اے میرے باری (۶)

کب تک رہیگی غفلت یہ طاری اے میرے مولا اے میرے باری
دل پر لگے ہاں اک چوٹ کاری[3] اے میرے مولا اے میرے باری

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
جب سانس یوں میں ہو جائے جاری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

اُف یہ دل بد احوال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
یہ حال[4] میرا یہ قال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (۷)

یہ حال یہ سن و سال[5] میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
بس اب کہے بال بال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
جب سانس یوں میں ہو جائے جاری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

---

[1] نجات پانے والا [2] دوزخ کا مستحق [3] وہ چوٹ جو کام دکھاوے [4] دلی کیفیت [5] عمر

ہو جائے سے حل اشکال میرا اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ

کام آئے یہ زر[1] یہ مال میرا اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ (۸)

دے نفع کچھ یہ اقبال[2] میرا اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ

کیا ہوگا محشر میں حال میرا اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

دُنیا میں دل منہمک[3] ہے یارب بیزار کر دے بیزار کر دے

کشتی بھنور میں بے ڈھب[4] پھنسی ہے ہاں پار کر دے ہاں پار کر دے (۹)

بے طرح ہوں محوِ خوابِ غفلت[5] بیدار کر دے بیدار کر دے

بیکار ہوں میں بیکار ہوں میں باکار کر دے باکار کر دے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

دُنیا کی اُلفت[6] دل سے مٹا کر دیندار کر دے دیندار کر دے

ہر کار دُنیا مجھ سے چھڑا کر بیکار کر دے بیکار کر دے (۱۰)

جامِ محبت اپنا پلا کر سرشار[7] کر دے سرشار کر دے

مجذوب اپنا مجھ کو بنا کر ہشیار کر دے ہشیار کر دے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

---

[1] مرتبہ [2] بخت [3] لگا ہوا [4] بری طرح [5] بری طرح خوابِ غفلت کا شکار ہوں [6] محبت [7] مست

اللہ سے دِل میں نے لگایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
مقصود میرا آخر[1] بر آیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۱۱)

یادِ خدا میں سب کو بھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
دل سے نکالا اپنا پرایا[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہ

آیا میں مرشد کے زیرِ سایہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
گم کردہ رہ تھا منزل پہ آیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۱۲)

اپنی ہی دھن میں حق نے لگایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
دِل کی پلٹ دی بالکل ہی کایا[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہ
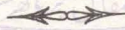
۱؎ پورا ہوا ۲؎ بیگانہ ۳؎ حالت

ع؎ دو برس چار ماہ کی طویل رخصت لے کر حاضر خانقاہ ہوا ہوں۔ نکتہ۔ اس بحر میں محض بطور مثال کے چند بند لکھنے کا قصد تھا لیکن ہر ردیف و قافیہ میں دو دو بند ہو کر بجائے چند کے چند در چند یعنی بارہ بند ہو گئے۔ خیر اس میں یہ نکتہ نکل آیا کہ دوازدہ تسبیح میں دراصل تیرہ تسبیح ہوتی ہیں۔ یہ تیرہ عدد تو تیرھویں صدی کو یاد دلا دیگا اور چہل بند کے چالیس بند اور یہ نمونہ کے بارہ بند کل مل کر باون بند ہوئے اِن دونوں عددوں کا مجموعہ مِل کر سنہ ۱۳۵۲ھ کو ظاہر کر دیگا جو اس تضمین دوازدہ تسبیح کا سنہ تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول و نافع فرمائے۔ آمین ۱۲ منہ

ابیاتِ شوقیّہ

بناؤں گا اپنے نفسِ سرکش[1] کو اب تو یارب غلام تیرا
میں چھوڑ کر کاروبار سارے کروں گا ہر وقت کام تیرا ①

کیا کروں گا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح و شام تیرا
جماؤں گا دل میں یاد تیری، رٹوں گا دن رات نام تیرا

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

میں اے خدا دم بھروں گا تیرا بدن میں جب تک کہ جاں رہے گی
پڑھوں گا ہر وقت تیرا کلمہ دہن[2] میں جب تک زباں رہے گی ②

کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستاں رہے گی
نہ شکوۂ دوستاں رہے گا نہ غیبتِ دشمناں رہے گی

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث[3] یونہی زندگی گذاری
کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری ③

بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری
میں سر جھکاتا ہوں میرے مولا میں توبہ کرتا ہوں میرے باری

---

[1] بات نہ ماننے والے نفس کو [2] منہ [3] بے کار

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نَفَس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

میں دین لوں گا میں دین لوں گا نہ لوں گا میں زِینہار[1] دُنیا
دکھا کے نقش و نگار اپنے لُبھائے مجھ کو ہزار دُنیا[2] ④

اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دُنیا
لگاؤں گا اس سے دل نہ ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دُنیا

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

بتانِ[3] دلبر تو سیکڑوں ہیں مگر کوئی باوفا نہیں ہے
وَدُود[4] اور لائقِ محبّت فقط ہے تو دُوسرا نہیں ہے ⑤

کوئی ترے ذکر کے برابر مزے کی شئے اے خُدا نہیں ہے
مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزا نہیں ہے

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

---

[1] ہرگز [2] چاہے دُنیا بے مجھے ہزار بار اپنے حُسن کی طرف مائل کرتی رہے [3] دِل لوٹنے والے محبُوب
[4] بہت زیادہ محبّت کرنے والا۔

ابیاتِ مناجاتیہ

مجال[1] ہے کچھ بھی کر سکوں میں جو تو نہ توفیق اے خدا دے
تری مشیت[2] ہے سب پہ غالب یہ ہیچ ہیں سب مرا ارادے[3] (۶)
بہت دنوں رہ چکا نکما[3] بس اب مجھے کام کا بنا دے
میں کب سے ہوں محوِ خوابِ غفلت[4] بس اب جگا دے بس اب جگا دے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

رہِ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ[5] مثلِ غبار میں ہوں
ترے گلستاں[6] میں سب تو گُل[7] ہیں بس اک اگر ہوں تو خار[8] میں ہوں (۷)
مجھے بھی کچھ فکرِ آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار[9] میں ہوں
رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار میں ہوں

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

تجھے تو معلوم ہے الٰہی بہت ہی گندہ ہے حال میرا
گنہ میں آلودہ ہو رہا ہے رواں رواں بال بال[10] میرا (۸)

---

[1] طاقت [2] تیرے ارادے [3] بے کار [4] غفلت کی نیند سویا ہوا [5] پیدل [6] باغ [7] پھول [8] کانٹا [9] غفلت میں مبتلا [10] جسم کا ہر چھوٹا بڑا حصہ

یہ آخری دن ہیں زندگی کے درست کردے مآل[1] میرا
تری محبّت میں اب جیوں میں اسی میں ہو انتقال میرا

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

(۹)

کرم سے تیرے بعید کیا ہے جو فضل مجھ پر بھی میرے رب ہو
تری مدد ہو مری ہو کوشش تری کشش ہو مری طلب ہو

بدی میں گذری ہے عمر ساری نصیب توفیقِ نیک اب ہو
رہوں میں مشغولِ ذکر و طاعت بس اب یہی شغل روز و شب ہو

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

(۱۰)

عنایتِ خاص کو الٰہی میں تیرے قربان عام کردے
اس اپنے اَدنیٰ غلام کو بھی نصیب اب قربِ[2] تام کردے

میں ہائے کب تک رہوں ادھورا[3] بس اب تو پُر میرا[4] جام کردے
فنا[5] کا وہ درجہ اب عطا ہو جو کام میرا تمام کردے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

---

[1] انجام [2] کامل قرب [3] ناقص [4] بھر دے [5] اللہ کے لئے مٹنا

ن مجذوب خام

ابیات در تضمین ذکر یک ضربی اسمِ ذات

اےؑ مرے داتا اے مرے مالک اے مِرے مولا اے مرے والی
شاہنشہِ دو عالم تو ہے سب سے تری سرکار ہے عالی (۱)

شان تری ہر آن[1] نئی ہے، گاہ جمالی گاہ جلالی[2]!
وہ بھی عجب خوش وقت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہُ اللّٰہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

کسب[3] میں دُنیا ہی کے رہا میں دین کی دولت کچھ نہ کمائی
وقت یونہی بیکار گذارا، عمر یونہی غفلت میں گنوائی (۲)

خلق میں سب سے میں ہی بُرا ہوں کوئی نہیں ہے مُجھ میں بھلائی
مُجھ سا کوئی بدکار نہ ہو گا، کون سی میں نے کی نہ بُرائی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہُ اللّٰہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

ذکر کی اب توفیق ہو یارب کام کا یہ ناکام ہو تیرا
قلب میں ہر دم یاد ہو تیری لب پہ ہمیشہ نام ہو تیرا (۳)

---

[1] ہر وقت [2] کبھی جمال والی کبھی جلال والی [3] کمائی

عہ ٹکڑے کو (مثلاً اے مرے داتا) الگ الگ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے تاکہ ذکر اسمِ ذات کے ٹکڑے اللہ اللہ کے وزن پر آجائے۔ ۱۲

تجھ سے بہت رہتا ہے گریزاں[1] اب دل وحشی رام ہو تیرا[2]
مُجھ کو اب استقلال[3] عطا کر پختہ بس اب یہ خام ہو تیرا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہُ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہُ اللہ

ذکر ترا کر کر کے الٰہی دور کروں میں دِل کی سیاہی!
چُھوڑ کے حبِ مالی و جاہی[3] اب تو کروں بس فقر میں شاہی ④

شام و سحر ہے شغلِ مناہی[4] میرے گنہ ہیں لامتناہی[5]!
کس سے کہوں میں اپنی تباہی تو ہی مری کر پُشت پناہی[6]

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہُ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہُ اللہ

نفس کے شر سے مجھ کو بچا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
پنجۂ غم سے مجھ کو چھڑا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ ⑤

سُن مرے نالے[7] سُن مرے نالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
اپنا بنا لے اپنا بنا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہُ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہُ اللہ

---

[1] یہ وحشی دل جو تجھ سے دور بھاگتا ہے [2] تیرا فرمانبردار ہو جاتے [3] ثابت قدمی [3] مال و جاہ کی محبت
[4] صبح و شام گناہوں میں مبتلا ہوں [5] بے انتہا [6] مدد [7] چیخ و پکار

اپنی رضا میں مُجھ کو مٹا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
کر دے فنا سب میرے ارادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ (۶)

جامِ محبّت اپنا پلا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
دِل میں مرے یاد اپنی رچا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہُ اللہُ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہُ اللہُ

دیدۂ[1] و دل میں تجھ کو بسا لوں سب سے ہٹا لوں اپنی نظر میں
تیرا ہی جلوہ پیشِ نظر ہو جاؤں کہیں میں دیکھوں جدھر میں (۷)

تیرا تصوّر ایسا جما لوں قلب میں مثلِ نقشِ حجر[2] میں
بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو چاہوں بھُلانا خود بھی اگر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہُ اللہُ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہُ اللہُ

ذات ہے تیری سب سے نرالی شان ہے تیری فہم سے عالی[3]
اُس کو تری وحدت ہے مشاہد جس کا ہے دل اغیار سے خالی[4] (۸)

تیرے شواہد بحر و بر، گردون و زمیں ایّام و لیالی[5]!
ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ پتّہ پتّہ ڈالی ڈالی[6]!

---

[1] آنکھ [2] پتھر کے نقش کی مانند [3] سمجھ سے بُلند [4] تیری توحید کا اصل مزا اسے آتا ہے جِس کا دل اوروں کی محبّت سے خالی ہے [5] تیری گواہی کے لیے بحر و بر، آسمان و زمین؛ دن اور رات موجود ہیں [6] شاخ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

(۹)

کُنہ تری ہے فہم سے عالی[1] وصف ترا ہے عقل سے بالا[2]!

تیرے ہیں لاکھوں ماننے والے کوئی نہیں ہے جاننے والا!

تیری محبّت رُوح کی لذّت تیرا تصوّر دِل کا اُجالا

نطق[3] نے میرے چوم لِئے لب نام ترا جب مُنہ سے نکالا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

اپنا مجھے مجذوب بنا لے تیرا ہی سودا[4] ہو مرے سر میں!

(۱۰)

تیری محبّت ہو رگ و پے[5] میں جان میں تن میں دل میں جگر میں

شاد[6] رہوں میں رنج و خوشی میں سود و زیاں میں نفع و ضرر[7] میں

فرق نہ دیکھوں شاہ و گدا میں دُرّ و صدف میں لعل و حجر[8] میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہُ اللّٰہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

---

[1] تیری حقیقت ذہن سے بُلند ہے [2] اونچا بُلند ہے [3] الفاظ [4] خیال [5] جسم کے ہر حصّہ میں [6] خوش [7] نفع نقصان [8] موتی اور ٹھیکری، لعل اور پتّھر میں۔

انتخاب از فریادِ مجذوب در یادِ محبوب

اے خدا اے میرے ستّار العیوب[1] — میرے مولا میرے غفّار الذنوب[2]
تجھ پہ روشن ہے مرا حالِ زبوں[3] — پارسا[4] ہیں لاکھ ظاہر میں بنوں
سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں — جز بہ اقرارِ خطا[5] چارہ نہیں
سخت بدکردار و بد اطوار[6] ہوں — سخت نالایق ہوں ناہنجار[7] ہوں
سر بسر عصیاں سراپا عیب ہوں — بدترینِ خلق میں لاریب[8] ہوں
مجھ سا کوئی نفس کا بندہ نہیں — مجھ سا کوئی قلب کا گندہ نہیں
میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال — بدعمل بدنفس بدخو بدخصال[9]
رات دِن ہوں نشۂ غفلت میں چور — شغل ہے لہو و لعب[10] فسق و فجور
ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا — بندہ ہوں میں نفس نافرجام[11] کا
زیر ہوتا ہی نہیں نفس شریر — دستگیری کر مری اے دستگیر
تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں[12] — کاہ[13] سے کیا ہٹ سکے کوہِ گراں[14]
میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب — دے چکی ہے اب مری ہمّت جواب
حال ابتر ہے دِل برباد کا — ہاں مدد کر وقت ہے اِمداد کا
غلبہ دے دے نفس اور شیطان پر — آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر
سُن مرے مولا مری فریاد کو — آ مرے مالک مری اِمداد کو

---

[1] عیبوں کو چھپانے والے [2] گناہوں کو بخشنے والے [3] تباہ حالی [4] نیک [5] گناہوں کے اقرار کے سوا [6] بری عادتوں والا [7] بے قاعدہ [8] بیشک [9] بری عادت والا [10] کھیل کود اور گناہ [11] ناعاقبت اندیش [12] کمزور [13] تنکے [14] بھاری پہاڑ

اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب[1]
اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب

سخت طغیانی پہ ہے بحرِ ذنوب[2]
بے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب!

بے ترے دِل کیا ہے بس اک خول ہے
جلد آ یہ ناؤ[3] ڈانوا ڈول ہے

یاس[4] نے بس اب تو ہمت توڑ دی
اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی

لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار[5] ہے
ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے

غرقِ بحرِ معصیت ہوں سر بسر
رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر

تا بہ کے بھٹکا پھروں میں اے خدا
اب تو دِکھلا دے مجھے راہِ ہدیٰ[6]

تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید!
فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید

قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی
ہو عطا پاکیزہ اَب تو زندگی

نفس کا یا رب مرے کر تزکیہ[7]
کر عطا مجھ کو حیاتِ طیبہ[8]

روک لایعنی[9] سے اب میری زباں
ذکر میں تیرے رہوں رَطب اللساں[10]

چھوڑ دوں میں اب سخن آرائیاں[11]
اَب کروں دِل کی چمن آرائیاں[12]

اَب نہ ناجنسوں[13] سے میں یاری کروں
تیرے پاس آنے کی تیاری کروں

دِل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عُمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

مجھ گدا کو بھی بخِق شاہِ دیں!
بخش یا رب دولتِ صدق و یقیں

بہرِ فیضِ شیرِ مردِ تھانوی
کر مرے ایمان کو یا رب قوی

تُجھ پہ روشن ہیں مرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

---

[1] جلدی [2] گناہوں کا دریا بہت چڑھا ہوا ہے [3] کشتی [4] نااُمیدی [5] گرداب [6] ہدایت کا راستہ [7] اصلاح [8] پاکیزہ زندگی [9] فضول باتوں سے [10] تیرے ذکر سے ہر وقت میری زبان تر رہے [11] باتیں بنانا [12] دِل کے باغ کو سجاؤں [13] غیر جنس لوگوں سے

گو ترے آگے ذلیل و خوار ہوں ۔۔۔ حشر میں رسوا نہ اے ستّار[1] ہوں

عبدؔ[2] ہوں میں بخش عبدیت مجھے ۔۔۔ وجہِ صد عزّت ہے یہ ذلّت مجھے

ہوں تو میں مجذوبؔ لیکن نام کا ۔۔۔ کر مجھے مجذوب یا رب کام کا

یاد میں رکھ اپنی مستغرق[3] مجھے ۔۔۔ ہو نہ ہوشِ ماسوا مطلق[4] مجھے

دِل مرا ہو جائے اک میدانِ ہُو ۔۔۔ تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو

اور مرے تن میں بجائے آب و گل ۔۔۔ دردِ دل ہو دردِ دل ہو دردِ دل!

غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر ۔۔۔ تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جدھر

کچھ نہ سوجھے تیری ہستی کے سِوا ۔۔۔ تیرے اوج[5] اور اپنی پستی کے سوا

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو ۔۔۔ تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

آخری عرض گدا ہے شاہ سے ۔۔۔ تا دمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے

بہرِ حقِ سیّدِ خیرُ البشر! ۔۔۔ خاتمہ کر دے مرا ایمان پر

جِس گھڑی نکلے بدن سے میرے جاں ۔۔۔ کلمۂ توحید ہو وردِ زباں!

سیکڑوں کو تو کرے گا جنّتی!

ایک یہ نا اہل بھی اِن میں سہی!

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن۔

1۔ گناہوں پر پردہ ڈالنے والے 2۔ غلام ہوں 3۔ غرق 4۔ تیرے علاوہ کسی کا بالکل خیال نہ آئے۔ 5۔ بُلندی

حقیقتِ نفس

از

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نفس کو اسپِ تیز گام[1] سمجھ
عقل کو اس کی تو لگام سمجھ

سب کو بخشا گیا ہے یہ رہوار[2]
اس کو خالق کا لُطف عام سمجھ

تیز چلنا تو کام ہے اس کا
اور چلانے کو اپنا کام سمجھ

چلنے پائے ذرا نہ ٹیڑھی چال
اپنے ذِمّہ یہ اہتمام سمجھ

دیکھ بھال اور رکھنی ہاتھ میں باگ
فرض خود اپنا لا کلام[3] سمجھ

لے چلا تو جو سوئے خیر اس کو
سب بنے پھر تو اپنے کام سمجھ

اور اگر پھیرا اس کو جانبِ شَر
کام ہی اپنا پھر تمام سمجھ

جو سمجھ آپ کو سمجھ اس کو
بد لگام و نہ خوش خرام[4] سمجھ

اس کی ٹھوکر کو اپنی ٹھوکر کہہ
گام[5] کو اس کے اپنا گام سمجھ

اس کے اندر ہیں خیر و شر دونوں
اس کو حِکمت کا اِک نظام سمجھ

شَر نہ ہوتا تو خیر کب ہوتی
اس کو اک حُسنِ انتظام سمجھ

اسی صُورت سے نظمِ عالم ہے
خیر و شر کو بھی صُبح و شام سمجھ

---

[1] تیز رفتار گھوڑا [2] سواری [3] بغیر حیل وحجت کے [4] اچھی چال والا
[5] قدم

نفس ہے اک غرض کہ توسنِ شوخ[1] — اس سے غفلت کو تو حرام سمجھ

لاکھ پا جائے اِس پہ تو قابو — خود کو اک شاہسوارِ[2] خام سمجھ

اِک ذرا اِس سے تو ہوا غافل — کہ گرا خود کو پھر دھڑام سمجھ

یہ سدھانے[3] سے سدھ بھی جاتا ہے — مُجھ سے ایک اس کا انتظام سمجھ

یہ جو اَڑ[4] جائے تُو بھی بس اَڑ جا — اک مُفید اس کو اِنتقام سمجھ

کچھ تو توں فوں[5] دکھائے گا آخر — ایک دو ایسٹر میں ہی رام[6] سمجھ

نہ کیا رام[7] یوں تو پھر تا عمر — اس کا اپنے کو تو غلام سمجھ

جب یہ چلنے لگے اشاروں پر — بس اسی وقت اس کو رام سمجھ

ورنہ کر بار بار پھر کوشش — اپنی کوشش کو ناتمام سمجھ

عمر بھر گر نہ رام ہو بالفرض — پھر بھی فرض اسکی روک تھام سمجھ

عمر بھر رہ یونہی مشقّت میں — اس ریاضت میں اجر تمام[8] سمجھ

ہو سہولت سے یا مشقّت سے — اَپنے ذمّہ تو فرض کام سمجھ

نفس کو تو بجبر[9] روکے رکھ — واجب اس کا ہی بس دوام[10] سمجھ

ایک بس عرض اور تو سُن لے — پھر مری عرض کو تمام سمجھ

لاکھ اصلاح اپنی تُو کر لے — قاصر[11] اپنے کو تو مدام[12] سمجھ

حقِ تقوےٰ ادا ہوا ہے نہ ہو — اپنے تقوےٰ کو ناتمام سمجھ

---

[1] شوخیوں والا گھوڑا [2] اناڑی سوار [3] سیدھی راہ پر لگانے سے [4] ضد کرے [5] اکثر [6] ایک دو بار تنبیہ سے مان جائے گا۔ [7] قابو [8] اسی محنت میں کامل اجر ملے گا ان شاء اللہ [9] زبردستی [10] ہمیشہ [11] عاجز [12] ہمیشہ

کہہ چکا میں جو کچھ کہ کہنا تھا — اب کہوں اس کو والسّلام سمجھ
مُجھ سا بے عقل اور یہ مضمون — اس کو مرشد کا فیضِ عام سمجھ
سارے پہلو دِکھا دیئے میں نے — اب بہر نہج[1] اس کو تام سمجھ
اب بھی سمجھے نہ جو حقیقتِ نفس — وہ سمجھ ہے برائے نام سمجھ
بڑ[2] نہ مجذوب کی سمجھ اس کو — اس کو مصلح[3] کا اک پیام سمجھ
اشرف الاولیاء کی ہے تعلیم — اس کو میرا نہ تو کلام سمجھ
حضرت اب گو نہیں ہیں خود موجود — اب بھی موجود فیضِ عام سمجھ
درس حضرت ہے زندۂ جاوید[4] — زندہ حضرت کو تو مدام سمجھ
اب بھی جاری ہے فیضِ پیرِ مغاں[5] — اب بھی تو دور ہی میں جام سمجھ
اب بھی محرومِ بادہ[6] اپنے کو — تو نہ اے قلبِ تشنہ کام[7] سمجھ
حجۃ اللہ[8] تھے مجدّد تھے — حجت اللہ کی تمام سمجھ
اقتدا آپ کی ضروری ہے — اپنا حضرت کو تو امام سمجھ
آپ کی مُستند کتابوں کو — رہبر و مصلحِ انام[9] سمجھ
اُن میں کیا دین کی نہیں تعلیم — دین کا ان کو درسِ تام سمجھ
ہو نجاوز اگر ذرا اِن سے — دین کو اپنے ناتمام سمجھ
پڑھ اُنھیں اور کر عمل ان پر — ان کو اک وِردِ صُبح و شام سمجھ
چُست دُنیا میں ہے تو اپنے کو — دین میں بھی نہ سُست گام سمجھ

---

[1] ہر اعتبار سے [2] فضول بات [3] اِصلاح کرنے والے کا [4] ہمیشہ زندہ [5] پیر کامل
[6] جامِ محبت سے محروم [7] مقصد کا پیاسا [8] اللہ کی نشانی [9] لوگوں کی اصلاح کرنے والی

دی ہے ہستی کی جو صفت حق نے | بہرِ دیں تو سمجھ نہ عام سمجھ
لاکھ دُنیا کے کام ہوں لیکن | دین کو اپنا اصل کام سمجھ
رنگ جا رنگِ دیں میں سر تا پا | رنگِ دُنیا کو رنگِ خام سمجھ
بے ثباتی صِفت[1] ہے دُنیا کی | دین کا وصف تو دوام سمجھ
اوجِ دُنیائے دُوں[2] پہ رکھ نہ نظر | اس ترقی کو تو نہ بام سمجھ
کسبِ دُنیا حلال ہے لیکن | حُبِّ دُنیا کو تو حرام سمجھ
حُبِّ دُنیا سے اَپنے دِل کو بچا | اس سے رہ دُور اس کو دام[3] سمجھ
جاہِ دُنیا بھی جاہ ہے کوئی | اس کو ہرگز نہ احترام سمجھ
حق کی طاعت سے مُنہ نہ موڑ اپنا | حق کا اپنے کو تو غُلام سمجھ
یہ کہا تو نے جو کچھ اے مجذوب | اس کو رحمت پئے انام[4] سمجھ
لیکن اَپنے کہے کو تو بھی تو | میرے بدنظم و بدنظام سمجھ

نہ کیا خود عمل تو پھر اس کو
اپنی بڑ اور جنونِ خام[5] سمجھ

۱ جلد ختم ہو جانا ۲ کمینی دُنیا کی بُلندی ۳ جال ۴ لوگوں کے لیے رحمت
۵ ناقص جنون
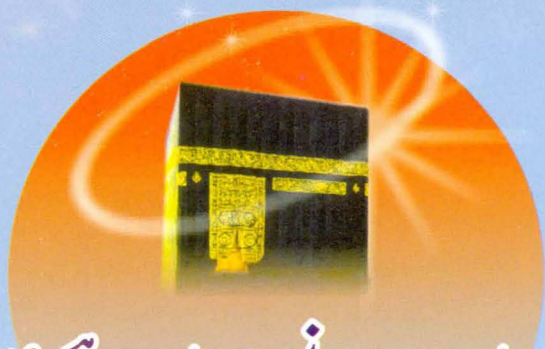
نفس و شیطاں دونوں نے مل کر ہائے کیا ہے مجھ کو تباہ
اے میرے مولا میری مدد کر چاہتا ہوں میں تیری پناہ

مجھ سا خلق میں کوئی نہیں گو بدکردار و نامہ سیاہ
تو بھی مگر غفار ہے یارب بخش دے میرے سارے گناہ

اب تو رہے بس تا دم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں ، خانۂ دل آباد رہے

سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ